حرمين

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

صِفَةُ العُمْرَةِ

أردو

اردو

عمرہ کا طریقہ

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

ⓒجمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات ، ١٤٤٦هـ

بن باز ، عبدالعزيز
صفة العمرة - أردو. / عبدالعزيز بن باز ؛ جمعية خدمة المحتوى
الإسلامي باللغات - ط١. .- الرياض ، ١٤٤٦هـ

١٠ ص ؛ ..سم

رقم الإيداع: ١٤٤٦/١٢٤٦١
ردمك: ٨-٥٩-٨٥١٧-٦٠٣-٩٧٨

صِفَةُ العُمْرَةِ

عمرہ کا طریقہ

سَمَاحَةُ الشَّيْخِ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَازٍ

رَحِمَهُ اللَّهُ

مؤلف

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ

عمرہ کا طریقہ

مؤلف

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

تمام تعریفیں اللہ وحدہ کے لیے ہیں۔اما بعد!

یہ عمرہ کے مناسک کے اعمال کا ایک مختصر تعارف ہے۔اور قارئین کی خدمت میں اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے:

جب کوئی شخص عمرہ کرنے کا ارادہ لے کر میقات پر پہنچے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ غسل کرے اور صفائی ستھرائی اختیار کرے۔یہی حکم عورت کے لیے بھی ہے، چاہے وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، تاہم وہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہیں کر سکتی جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اور غسل نہ کر لے۔

مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم پر خوشبو لگائے لیکن احرام کی چادروں پر نہ

لگائے۔ اگر میقات پر غسل کرنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، البتہ مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مکہ پہنچ کر طواف سے پہلے غسل کرلے۔

مرد تمام سلے ہوئے کپڑے اتار کر صرف تہبند اور چادر پہن لے۔ مستحب ہے کہ یہ دونوں سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

عورت اپنے عام کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہے (سوائے نقاب، برقع اور دستانوں کے، جنہیں وہ اتار کر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو غیر محارم مردوں سے کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے گی) بشرط یہ کہ وہ لباس زیب و زینت اور شہرت و نمائش سے خالی ہو۔[1]

پھر وہ دل میں عمرہ کی نیت کرے اور زبان سے یہ کہے: "لبیک عمرة" یا "اللھم لبیک عمرة" (اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں)۔ اگر محرم کو اپنی بیماری یا دشمن کے خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عمرہ کی عدم ادائیگی کا

---

[1] ا- یہاں برقع اور نقاب سے مراد اردوداں طبقہ میں معروف برقع اور نقاب نہیں ہے، بلکہ یہاں برقع سے مراد سر ڈھانپنے کا ایسا لباس ہے جو سر کے ساتھ چہرے کو بھی ڈھانپ لے اور اس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو، ایسے ہی نقاب سے مراد صرف چہرے کو چھپا لینے والا ایسا کپڑا ہے جس میں آنکھوں کی جگہ سوراخ ہو۔

خدشہ ہو تو اس کو چاہیے کہ احرام باندھتے وقت شرط لگائے اور یوں کہے: «فَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ، فَمَحِلِّ حَيْثُ حَبَسْتَنِي». **"اگر کسی روکنے والے نے مجھے روک دیا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا جہاں میرا مجھے روک دیا جائے گا"**۔ جیسا کہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کی حدیث موجود ہے۔[1]

پھر نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ کہے: "لبیک اللہم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، إن الحمد والنعمۃ لک والملک، لا شریک لک"۔ (میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تمام نعمتیں تیری ہی جانب سے ہیں، ساری کائنات میں تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے) اس تلبیہ کو بار بار دہراتا رہے اور اللہ کا ذکر اور دعا کثرت سے کرتا رہے، یہاں تک کہ بیت اللہ (کعبہ) پہنچ جائے۔ «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لا شَرِيكَ لَكَ» **"اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت تیری ہے اور تیری ہی بادشاہت**

[1] سننِ کبریٰ از امام بیہقی: 10117۔

ہے، **تیرا کوئی شریک نہیں۔**"اس تلبیہ کو بار بار دہراتا رہے اور اللہ کا ذکر اور دعا کثرت سے کرتا رہے، یہاں تک کہ بیت اللہ (کعبہ) پہنچ جائے۔

(مرد حضرات بلند آواز سے تلبیہ کہیں، اور عورتیں پست آواز سے تلبیہ کہیں، جیساکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا)۔

جب بیت اللہ پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کردے، پھر حجرِ اسود کا قصد کرے اور اس کے سامنے کھڑا ہو۔ دائیں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھوئے اور اگر ممکن ہو تو اس کا بوسہ لے، لیکن لوگوں کو دھکا دے کر یا انہیں تکلیف پہنچا کر ایسا نہ کرے۔ حجرِ اسود کو چھوتے وقت یہ کہے: "بسم اللہ واللہ أکبر" اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا کسی چھڑی وغیرہ سے حجرِ اسود کو چھو لے اور جس چیز سے چھوا ہو، اس کا بوسہ لے۔ اگر چھونا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے اور کہے: "اللہ أکبر" لیکن جس چیز (ہاتھ) سے اشارہ کرے، اسے بوسہ نہ دے۔

طواف صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ طواف کرنے والا حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہو، کیوں کہ طواف بھی نماز کی طرح ہے، فرق صرف یہ ہے کہ طواف میں گفتگو کی اجازت ہے۔

طواف شروع کرتے وقت کعبہ کو اپنے بائیں جانب رکھے اور سات چکر

لگائے۔ جب رکنِ یمانی کے قریب پہنچے تو اگر ممکن ہو تو دائیں ہاتھ سے اسے چھوئے اور کہے: "بسم اللہ واللہ أکبر" لیکن اس کا بوسہ نہ لے۔ اگر چھونا ممکن نہ ہو تو اسے چھوڑ دے اور طواف جاری رکھے، نہ اس کی طرف اشارہ کرے اور نہ تکبیر کہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔

رہا حجرِ اسود، تو جب بھی اس کے سامنے پہنچے تو اسے چھوئے اور بوسہ دے، جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرے اور تکبیر کہے۔ طوافِ قدوم کے پہلے تین چکروں میں صرف مردوں کے لیے رمل مستحب ہے، یعنی قدم چھوٹے رکھ کر تیز چلے۔ طوافِ قدوم کے پہلے تین چکروں میں صرف مردوں کے لیے رمل مستحب ہے، یعنی قدم چھوٹے رکھ کر تیز چلے۔

اسی طرح مرد کے لیے مستحب ہے کہ طوافِ قدوم کے دوران تمام چکروں میں اضطباع کرے۔ اضطباع یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزارے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال دے۔ اضطباع: یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزارے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال دے۔

تمام چکروں میں جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ذکر ودعا کرنا مستحب ہے۔

طواف میں کوئی خاص دعا یا ذکر نہیں ہے، بلکہ انسان جتنا ممکن ہو اللہ کا ذکر اور دعا کرے، جو بھی اذکار اور دعائیں آسانی سے یاد ہوں۔ اور دونوں رکنوں (رکن یمانی اور حجر اسود) کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

﴿...رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنۡيَا حَسَنَةٗ وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِ حَسَنَةٗ وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾

(اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا)۔ [البقرۃ: 201]۔ ہر چکر میں یہ دعا پڑھیں؛ کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

ساتویں چکر کا اختتام حجرِ اسود کو چھونے اور اگر ممکن ہو تو بوسہ دینے سے کیا جائے، یا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تکبیر کہی جائے، جیسا کہ پہلے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد، اپنی چادر اوڑھ کر اسے کندھوں پر ڈال لے اور اس کے دونوں کنارے سینے پر لٹکا لے۔

پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے، اگر ممکن ہو۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مسجد کے کسی بھی حصے میں یہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان رکعتوں

میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں : " قل یا أیھا الکافرون " اور دوسری رکعت میں : " قل ھو اللہ أحد " پڑھنا افضل ہے، اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورتیں یا آیات پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر ان دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد، اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود کی طرف جائے۔

﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ١﴾

"آپ کہہ دیجیے کہ اے کافرو!" سورہ کافرون 1 پہلی رکعت میں اور

﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ١﴾

"آپ کہہ دیجئے وہ اللہ اکیلا ہے" [سورہ اخلاص: ۱] دوسری رکعت میں پڑھے۔ افضل یہی ہے۔ لیکن اگر دوسری سورتیں پڑھ لے، تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر جب وہ ان دو رکعتوں سے فارغ ہو کر سلام پھیر دے، تو حجرِ اسود کی طرف رُخ کرے اور اگر ممکن ہو تو دائیں ہاتھ سے اُسے چھوئے۔ طواف کی دو رکعتوں کے بعد اگر ممکن ہو تو زمزم کا پانی پینا مسنون ہے۔

7- پھر صفا پہاڑی کی طرف جائے اور اس پر چڑھے یا اس کے قریب کھڑے ہو جائے، اور اگر ممکن ہو تو چڑھنا افضل ہے۔ صفا سے شروع کرے اور شروع کرتے وقت کہے: ہم اس کے ساتھ شروع کرتے ہیں جس کے ساتھ اللہ

نے شروع کیا ہے، اور یہ آیت تلاوت کرے:

﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ... ﴾

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔۔۔[البقرۃ:158]۔

(صفا پہاڑی پر چڑھنے کے بعد) مستحب ہے کہ قبلہ رخ ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کرے، اللہ أکبر کہے یعنی اس کی بڑائی بیان کرے، اور یہ کلمات کہے: "لا إلہ إلا اللہ واللہ أکبر، لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شيء قدیر، لا إلہ إلا اللہ وحدہ أنجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الأحزاب وحدہ"۔(اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی)۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر جس قدر بھی دعا کر سکتا ہو کرے، یہ ذکر اور دعا تین مرتبہ دہرائے۔

"اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ،

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ"، "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی۔"[1] اور جو دعا میسر ہو وہ مانگے، پھر ذکر اور دعا کو تین بار دہرائے، یہی سنت ہے جو نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر ادا فرمائی ہے۔ پھر اتر کر مروہ کی طرف چلے، جب پہلے (سبز) نشان پر پہنچے تو مرد چلنے میں تیزی کرے، یہاں تک کہ دوسرے نشان تک پہنچ جائے۔

عورت کے لیے تیز چلنا مشروع نہیں ہے کیونکہ وہ پردے میں ہے۔ پھر چلتے ہوئے مروہ کی طرف جائے، اس پر چڑھے یا اس کے پاس کھڑا ہو جائے اور اگر ممکن ہو تو چڑھنا افضل ہے۔ مروہ پر وہی ذکر اور اعمال کرے جو صفا پر کیے

[1] صحیح مسلم: 1218۔

تھے۔ پھر نیچے اترے اور چلنے کے مقام پر عام رفتار سے چلے اور تیز چلنے کے مقام پر تیز چلے، یہاں تک کہ صفا تک پہنچ جائے۔ یہ عمل سات مرتبہ کرے، صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر شمار ہوگا اور مروہ سے صفا تک واپس آنا دوسرا چکر۔ اگر سعی سواری پر کرے, خاص طور پر حاجت کے وقت تو کوئی حرج نہیں۔ اور ضرورت کے پیش نظر اگر کوئی شخص سعی سواری پر کرے تو کوئی حرج نہیں، سعی میں جہاں تک ممکن ہو سکے ذکر ودعا کثرت سے کرنا مستحب ہے اور حدث اکبر اور حدث أصغر سے پاک ہو کر سعی کرے۔

سعی میں جہاں تک ممکن ہو سکے ذکر ودعا کثرت سے کرنا مستحب ہے اور حدث أکبر اور حدث أصغر سے پاک ہو کر سعی کرے، لیکن اگر بغیر طہارت کے سعی کرے تو بھی وہ کافی ہے۔

جب سعی پوری کرلے تو اپنے بال منڈوالے یا چھوٹے کروالے،(مرد کے لیے بال)منڈوانا افضل ہے،اگر اس کا مکہ آنا حج کے وقت سے قریب ہو تو اس کے لیے بال چھوٹے کروانا افضل ہے تا کہ حج میں باقی بال منڈوا سکے۔ رہی بات عورت کی تو وہ اپنے بالوں کو جمع کرے اور ان میں سے ایک پور کے برابر یا اس سے کم کاٹ لے۔ محرم اگر یہ تمام کام کرلے جن کا ذکر ہوا ہے تو اس کا عمرہ

مکمل ہو گیا۔ والحمد للہ۔ اس کے بعد اس پر احرام کی حالت میں حرام کیے گئے تمام امور حلال ہو جاتے ہیں۔ (نبی ﷺ نے عمرہ مکمل کرنے کے بعد الگ سے دو رکعتیں نہیں پڑھیں، تو جسے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہو، وہ بھی آپ کی پیروی کرے۔)

﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْآخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ۝٢١﴾

"یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔[الأحزاب: 21]۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے، اور سب کی عبادات قبول فرمائے۔ بے شک وہ بڑا سخی اور کرم نواز ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول، ہمارے نبی محمد ﷺ پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر نیز قیامت تک آپ کی پیروی کرنے والوں پر درود و سلام نازل فرمائے۔

یہ عمرہ کے مناسک کے اعمال کا ایک مختصر خلاصہ ہے، جو شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دفتر سے 1416/2/13ھ کو صادر ہوا (مجموع فتاویٰ و مقالات الشیخ ابن باز، جلد 17، صفحہ 425)۔

***

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

رسالة الحرمين

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے
مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں

978-603-8517-59-8